بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيۡتُونِ وَطُورِ سِينِينَ وَهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ ٱلۡأَمِينِ لَقَدۡ خَلَقۡنَا ٱلۡإِنسَٰنَ فِيٓ أَحۡسَنِ تَقۡوِيمٖ ثُمَّ رَدَدۡنَٰهُ أَسۡفَلَ سَٰفِلِينَ

انسان خداوند عالم کا عجیب و غریب شاہکار ہے انسان اس کائنات کا دھڑکتا دل ہے جس کو خلق فرما کر اللہ نے چار قسمیں اُٹھائی کہ قسم ہے انجیر اور زیتون اور طورسنین کی مکہ شہر کے امن کی تحقیق ہم نے انسان کو کتنا خوبصورت بنایا ہے۔ انسان کو خلق فرما کر اس کے فانوس دماغ میں شمع عقل روشن کی پھر اختیارات کی قوت سے نوازا اور اعلان کردیا ہم نے اس انسان کو ہدایت سبیل بھی عطا کردی چاہیے یہ شکر کی راہوں میں چل کر شکر گزار بندہ بن جائے چاہے یہ کفر کی راہوں پر چل کر ناشکر گزاربنے ہم اس انسان کو اختیار دیتے ہیں کہ یہ جیسے چاہے اپنی زندگی گزارے ہم بھی ایک دن مقرر کریں گے کے قیامت کا اس سے پوچھے گے اب بتاکِن راہوں پر چل کر آیا ہے۔

انسان کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے کھانے کیلئے بے مثال خوراک ہے پہننے کیلئے بہترین پوشاکیں ہیں تمام تر چیزیں ہیں اگر نہیں ہے تو سچی خوشی اور احساس ۔

اللہ نے ساری کائنات کی نعمتیں انسان کیلئے خلق کی ۔فرمایا سب کچھ تمہارے لئے ہیں میں آپ سے کچھ نہیں مانگتا پس یہ مانگتا ہوں کہ اے انسان تو میرا ہو جا۔انسان اللہ کا بندہ اس وقت بنتا ہے جب اس کے اندر احساس پایا جائے اور وہ انسانیت کے دکھ درد کا ادراک کرسکے۔

اللہ کو اپنی مخلوق سے بہت پیار ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ نے جناب موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ میرے لئے اس دنیا میں کیا کرکے آیا ہے عرض کیا مالک نماز پڑھی روزہ رکھا حج کیا صدقات و خیرات وغیرہ آواز پروردگار آئی نماز تو جہنم سے بچنے کیلئے پڑھی روزہ درجات کی بلندی کیلئے یہ بتا میرے لیے خالصتاً کیا گیا۔عرض کیا مالک خود ہی بتادے۔

آواز پروردگار آئی یہ بتا کبھی بھوکے کو کھانا کھلایا ہے کبھی بے لباس کو لباس عطا کیا ہے یہ وہ کام ہیں جو خالصتاً میرے لئے ہیں جس میں شاعر نے کہا۔

عاشق تو ہیں ہزاروں\
بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے\
میں اس کا بندہ بنوں گا\
جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہو گا۔

الله فرماتا ہے میں نے احسن بنایا پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے پھر ہم نے پست ترین حالت کی طرف پلٹا دیا۔
جب یہ اچھا ہوتا ہے تو یہ فرشتوں سے بھی افضل ہے۔
بقول شاعر
فرشتہ کہنے سے میری توقیر گھٹتی ہے۔
میں مسجود ملائکہ ہوں مجھے انسان رہنے دو

اور اگر یہ برا ہو جائے تو حیوان اس سے شرمانے لگ جاتے ہیں۔وہ اس لئے کے شیر درندہ ہے لیکن شیروں کیلئے نہیں چیتا سفاک ہے لیکن چیتوں کیلئے نہیں۔
سانپ زہریلا ہے۔لیکن سانپوں کیلئے نہیں
لیکن جب انسان اسفل سافلین کی جگہ پر آتا ہے تو اپنے ہی بھائی کا لہو پیتا ہے۔
لیکن تاریخ کہتی ہے جب یہ اچھا ہوتا ہے اتنا اچھا ہوتا ہے کہ بیان جہاں جبرائیل کے پر جلے وہاں اس کی نالین جاتی ہے۔ کبھی فرشتے سجدہ کرنے لگتے ہیں۔
انسان
احسن تقریم اور اسفل سافلین تقسیم ہو جاتا ہے انسان سادہ سی بات ہے احسن تقریم سے مرادحسینیت ہے اور اسفل سافلین سے مراد
دعا ہے کہ اس خدمت کا صدقہ ہم بروز محشر کامیاب ہو سکیں۔

حسینیت ہے اور اسفل سافلین سے مراد یذیدیت ہے۔
تو آئیے ہمارے ساتھ ملکر نواسا رسول جگر گوشہ بتول کے مشن کو آگے بڑھاتے ہیں۔ جس کیلئے آج بھی مولا کا استغاثہ قائم ہے۔(ھل من ناصر ینصرنا)
جس مولا نے سب کچھ اسلام اور انسانیت کیلئے دے دیا مولا ہم بھی کچھ کرنا چاہتے ہیں تاکہ بروز محشر بات ہم بات کرسکیں کہ ہمارا تعلق حسین سے تھا یذید سے نہیں۔
تو بسم الله کریں اور اس مشن انسانیت دکھی انسانوں کیلئے 14فارم میں سید ارشد علی کاظمی صاحب اور میرے دست بازو بنیں کیونکہ اس وقت تک آپ مسلمان نہیں بن سکتے جب تک اچھے انسان نہ ہوں اور اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے۔ جب تک اچھے مسلمان نہ ہوں۔اور اس کیلئے احساس چاہیے۔
احساس زندگی کا نام ہے۔
ہی ہے زندگی یہی ہے دین و ایماں
کہ کام آئے دنیاں میں انساں کے انساں
دعا ہے اس خدمت کا صدقہ ہم بروز محشر کامیاب ہو سکیں۔